کیا عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کرسکتی ہیں؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9079

تاریخ اجراء: 27صفر المظفر1446ھ /2ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں میں ایک گھر کے اندر سرکار صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک موجود ہیں۔ وہ ہر ماہ پیر شریف کو اُن کی عام زیارت کرواتے ہیں۔ مرد و خواتین کے جداگانہ اوقات مقرر ہیں۔ عورتوں کے وقت میں عورتیں ہی زیارت کرتی ہیں، نیز اُنہیں بالترتیب گزارنے کے لیے بھی عورتیں ہی مقرر ہوتی ہیں۔ مگر ہمارے گاؤں کے ایک بڑی عمر کے بزرگ عورتوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک کی زیارت کروانے سے منع کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ صرف مرد ہی سرکار صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک کی زیارت کرسکتے ہیں، عورتوں کو زیارت کروانا درست نہیں۔ ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا اُن کی کہی ہوئی بات درست ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موئے مبارک کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے عورتوں کا بھی اُن کی زیارت کرنا، جائز اور باعثِ برکت ورحمت ہے۔ صحابیات رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُن اپنے پاس موئے مبارک کو رکھتیں اور اُنہیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز اور دنیاو آخرت کا بہترین سرمایہ جانتی تھیں۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا تو باقاعدہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر مبارک سے آپ کے زمین پر تشریف لائے موئے مبارک جمع کرتیں اور شیشی میں سنبھال کر رکھا کرتی تھیں۔ صحابیات کی اِن خوبصورت عادات سے معلوم ہوا کہ خواتین بھی اپنے پاس موئے مبارک رکھ سکتیں اور اُن کی زیارت کرسکتی ہیں۔ اِس میں شرعاً کسی طرح کا حرج اور مضائقہ نہیں ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں عورتوں کا زیارت کرنا درست اور باعث برکت ہے۔ جو اِس سے منع کرتے ہیں، اُن کا

روکنا شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں اور اگر وہ اِسے ناجائز کہتے ہیں تو اُنہیں اِس سے توبہ کرنی چاہیے۔ اپنی نادانی اور جہالت کے سبب یوں دینی مسئلہ بتانا گناہ ہے، ایسے شخص پر توبہ بھی واجب ہے اور جس کو غلط مسئلہ بتایا ہے، حتی الامکان انہیں درست بات پہنچانا اور غلطی کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے۔

حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موئے مبارک موجود تھے، چنانچہ ابو عبد اللہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 256ھ / 870ء) روایت کرتے ہیں: ”عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال: «دخلت على أم سلمة فأخرجت إلينا شعرا من شعر النبي صلى الله عليه وسلم مخضوبا“ ترجمہ: حضرت عثمان بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، وہ بتاتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چند بال مبارک نکال کر دکھائے، جو مہندی سے رَنگے ہوئے تھے۔ (صحیح البخاری، جلد 07، باب ما يذكر في الشيب، صفحہ 160، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

”صحیح البخاری“ میں ہی ہے: ”عن أنس: أن أم سليم كانت تبسط للنبي صلى الله عليه وسلم نطعا فيقيل عندها على ذلك النطع، قال: فإذا نام النبي صلى الله عليه وسلم أخذت من عرقه وشعره فجمعته في قارورة، ثم جمعته في سك، قال: فلما حضر أنس بن مالك الوفاة أوصى أن يجعل في حنوطه من ذلك السك، قال: فجعل في حنوطه“ ترجمہ: حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیدتنا ام سلیم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے چمڑے کا بستر بچھاتیں اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کے ہاں اُسی پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھیں سو جاتیں، تو حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسینہ اور نیچے تشریف لائے ہوئے بال مبارک جمع کرتیں اور انہیں ایک شیشی میں ڈال لیتیں اور پھر انہیں کسی خوشبو میں ملا لیتیں۔ جب حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے وصیت کی کہ اس خوشبو میں سے کچھ حنوط میں ملا دیا جائے، چنانچہ اسے حنوط میں ملا دیا گیا۔ (صحیح البخاری، جلد 08، صفحہ 63، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

فتاوی بریلی شریف میں ہے: ”تبرکاتِ شریفہ کی زیارت مرد و عورت سب ہی کو کرنا کرانا، جائز و باعثِ برکت ہے اور عورتوں کو زیارت سے منع کرنا ناجائز کہنا غلط ہے۔“ (فتاویٰ بریلی شریف، صفحہ 96، مطبوعۃ زاویہ پبلشرز، لاھور)

غلط مسئلہ بیان کرنے والے کے متعلق امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ (وصال:1340ھ /1921ء) لکھتے ہیں: ”جھوٹا (یعنی غلط) مسئلہ بیان کرنا، سخت شدید کبیرہ ہے، اگر قصداً ہے تو شریعت پر افتراء ہے اور شریعت پر افتراء اللہ عزوجل پر افتراء ہے۔۔۔ اور اگر بے علمی سے ہے تو جاہل پر سخت حرام ہے کہ وہ فتوی دے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ711، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net